Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

إِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰى أَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُودًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵ ؛ نمبر ۱۷۹ ؛ ہفتہ ۷ شوال المکرم ۱۴۰۱ھ ؛ ۸ ظہور ۱۳۶۰ ہش ؛ ۸ اگست ۱۹۸۱ء

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴ ؛ ٹیلی فون: ۲۴۹ ؛ قیمت ۵۵ پیسے

اِرشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرتِ اقدس

اِنسان کی پیدائش کا مقصد خدا تعالیٰ میں فانی ہو جانا ہے

اِنسان نے عشق اور محبتِ الٰہی کی امانت کو اُٹھا لیا کیونکہ وہ خدا کی راہ میں اپنے نفس پر ظلم کرنیوالا تھا

اِنسان کی ایک خوبی یہ ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کی محبت میں اس درجہ تک پہنچ سکتا ہے جو غیر اللہ کو بکلّی فراموش کر دے

"اگرچہ مختلف الطبائع انسان اپنی کوتاہ فہمی یا پست ہمتی سے مختلف طور کے مدعا اپنی زندگی کے لیے ٹھہراتے ہیں اور فقط دنیا کے مقاصد اور آرزوؤں تک چل کر آگے ٹھہر جاتے ہیں۔ مگر وہ مدعا جو خدائے تعالےٰ اپنے پاک کلام میں بیان فرماتا ہے یہ ہے:

وَمَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالْإِنْسَ إِلَّا لِيَعْبُدُوْنَ ۝

یعنی میں نے جن اور انسان کو اسی لیے پیدا کیا ہے کہ وہ مجھے پہچانیں اور میری پرستش کریں۔ پس اس آیت کی رُو سے اصل مدعا انسان کی زندگی کا خدا تعالےٰ کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ کے لیے ہو جانا ہے یہ تو ظاہر ہے کہ انسان کو تو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے۔ کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا۔ بلکہ وہ ایک مخلوق ہے اور جس نے پیدا کیا اور تمام حیوانات کی نسبت عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کئے اُسی نے اس کی زندگی کا ایک مدعا ٹھہرا رکھا ہے خواہ کوئی انسان اس مدعا کو سمجھے یا نہ سمجھے مگر انسان کی پیدائش کا مدعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا تعالےٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ میں فانی ہو جانا ہی ہے۔"

(اسلامی اصول کی فلاسفی صفحہ ۱۰)

إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ عَلَى السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ وَالْجِبَالِ فَأَبَيْنَ أَنْ يَّحْمِلْنَهَا وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا یعنی ہم نے اپنی امانت کو جس سے مراد عشق اور محبت الٰہی اور مورد ابتلاء ہو کر پھر پوری اطاعت کرنا ہے آسمان کے تمام فرشتوں اور زمین کی تمام مخلوقات اور پہاڑوں پر پیش کیا جو بظاہر قوی ہیکل چیزیں تھیں۔ سو ان سب چیزوں نے اس امانت کو اُٹھانے سے انکار کر دیا اور اس کی عظمت کو دیکھ کر ڈر گئیں مگر انسان نے اس کو اٹھا لیا۔ کیونکہ انسان میں یہ دو خوبیاں تھیں ایک یہ کہ وہ خدا تعالےٰ کی راہ میں اپنے نفس پر ظلم کر سکتا تھا۔ دوسری یہ خوبی کہ وہ خدائے تعالیٰ کی محبت میں اس درجہ تک پہنچ سکتا تھا جو غیر اللہ کو بکلی فراموش کر دے۔"

(توضیح مرام صفحہ ۲۷ - ۲۸)

"فَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ إِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا یعنی انسان میں ظلومیت اور جہولیت کی صفت تھی۔ اس لیے اس نے اس امانت کو اُٹھا لیا جس کو وہی شخص اُٹھا سکتا ہے جس میں اپنے نفس کی مخالفت اور اپنے نفس پر سختی کرنے کی صفت ہو غرض یہ صفت ظلومیت انسان کے مراتب سلوک کا ایک مرکب اور اس کے مقامات قرب کے لیے ایک عظیم الشان ذریعہ اس کو عطا کیا گیا ہے جو بوجہ مجاہدات شاقہ کے اوائل حال میں نار جہنم کی شکل پر تجلّی کرتا ہے، لیکن آخر نعماء جنت تک پہنچا دیتا ہے۔"

(آئینہ کمالاتِ اسلام صفحہ ۱۴۲)

اَخبارِ اَحمدیہ

ربوہ ۵ ظہور۔ اگست۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ:

"طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے" الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ کو ہمیشہ صحت و سلامتی اور خیر و عافیت کیساتھ رکھے اور غلبۂ دین حق کے منصوبوں کے سلسلہ میں حضور کو غیر معمولی تائید و نصرت سے نواز کر حضور کی انتھک مساعی کے عظیم الشان نتائج ظاہر فرماتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی طبیعت پہلے سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام اور توجہ سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل و کرم سے حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا العالی کو کامل و عاجل صحت عطا کرے۔ آمین۔

میرے چھوٹے بھائی عزیزم سلیم اللہ صاحب ۲۰ ایام سے یرقان کی وجہ سے شدید علیل ہیں اور PAF ہسپتال سرگودھا میں زیر علاج ہیں۔

احباب سے عزیزم کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لیے عاجزانہ درخواست دعا ہے۔

نعمت اللہ بشارت
مربی سلسلہ ۹۶ صریح ضلع فیصل آباد

فضلِ عمر درس القرآن کلاس کا التواء

جیسا کہ پہلے اعلان کیا جا چکا ہے آشوبِ چشم کی وباء کے پیش نظر سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اجازت سے فضلِ عمر درس القرآن کلاس جو ۱۰ تا ۲۵ اگست ۱۹۸۱ء منعقد ہونا قرار پائی تھی، اس سال ملتوی کر دی گئی ہے۔

(ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد۔ تعلیم القرآن)

ہفتہ اصلاح وارشاد میں انصار نے (۱) مجالس سوال و جواب (۲) سلائیڈز لیکچرز، (۳) زیارت ربوہ، کے لیے وفود کا انتظام کرنا ہے۔

قائد
اصلاح وارشاد مرکزیہ

پبلشر: مسعود احمد پرنٹر: سید عبدالحی مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

• ۷ شوال ۱۴۰۱ھ
• ۸ ظہور ۱۳۶۰ ہش

اعمالِ صالحہ کو مقبول بنانے والی تین احتیاطیں

اللہ تعالیٰ نے جب افضل الرسل خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بیک وقت پوری نوع انسانی کی طرف قیامت تک کے لئے رسول بنا کر بھیجا اور نوع انسانی کی ہدایت اور راہنمائی کے لئے قرآن ایسی کامل و مکمل دائمی شریعت آپؐ پر نازل فرمائی تو تمام بنی نوع انسان کو آپؐ پر اور آپؐ کی لائی ہوئی شریعت پر ایمان لانے کا حکم دیا۔ چنانچہ سورۃ التغابن میں فرمایا:۔

فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَالنُّوْرِ الَّذِيْٓ اَنْزَلْنَا ؕ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ ۝ (التغابن آیت ۹)

ترجمہ:۔ پس اے لوگو! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لاؤ اور اس نور (یعنی قرآن) پر بھی جو ہم نے اتارا ہے اور اللہ تمہارے اعمال سے خبردار ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ساتھ ہی یہ بھی فرما دیا کہ جو بھی اللہ پر اس طرح ایمان لائے گا کہ ساتھ ہی اس کے حکم کی تعمیل میں اس کے مبعوث کردہ رسول اور اس پر نازل کی جانے والی کتاب پر بھی ایمان لائے گا اور ایمان کے عملی تقاضوں کو پورا کرتے ہوئے اعمال صالحہ بھی بجالائے گا ہم اس کے گناہوں کو ڈھانپ کر اسے حیاتِ طیبہ کا وارث بنائیں گے جس کے نتیجہ میں وہ جنت کا مستحق قرار پائے گا۔ اور حیاتِ طیبہ کا وارث بن کر جنت کا مستحق بننا کوئی معمولی بات نہیں ہے بلکہ یہ امر انسان کی خوش نصیبی اور عظیم الشان کامیابی پر دلالت کرتا ہے۔ چنانچہ اگلی ہی آیت میں فرمایا:۔

وَمَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝

(التغابن آیت ۱۰)

ترجمہ:۔ اور جو کوئی اللہ پر ایمان لاتا ہے اور اس کے مطابق عمل کرتا ہے۔ اللہ اس کی بدیوں کو ڈھانپ دیتا ہے اور اس کو ایسی جنتوں میں داخل کرتا ہے جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ہمیشہ کے لئے ان میں رہتے چلے جائیں گے یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ ایمان لانے اور اعمالِ صالحہ بجالانے کا اجرِ عظیم عطا کرنے میں مردوں اور عورتوں میں کوئی امتیاز روا نہیں رکھا جائے گا۔ ایمان لانے اور اعمالِ صالحہ بجالانے والے خواہ مرد ہوں یا عورتیں بلا تفریق سب کو ہی حیاتِ طیبہ عطا کی جائے گی۔ اور وہ یکساں طور پر جنت اور فوزِ عظیم کے مستحق قرار دیئے جائیں گے۔ چنانچہ فرمایا:۔

مَنْ عَمِلَ صَالِحًا مِّنْ ذَكَرٍ اَوْ اُنْثٰى وَهُوَ مُؤْمِنٌ فَلَنُحْيِيَنَّهٗ حَيٰوةً طَيِّبَةً ۚ وَلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَجْرَهُمْ بِاَحْسَنِ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ (النحل آیت ۹۸)

ترجمہ:۔ جو کوئی مومن ہونے کی حالت میں نیک اور مناسب حال عمل کریگا۔ مرد ہو کہ عورت ہم اس کو یقیناً ایک پاک زندگی عطا کریں گے اور ہم ان (تمام مردوں اور عورتوں) کو ان کے بہترین عمل کے مطابق (ان کے تمام اعمالِ صالحہ کا) بدلہ دیں گے۔

ان جملہ آیات سے حیاتِ طیبہ کا وارث بننے اور جنت کی شکل میں فوزِ عظیم کا مستحق قرار پانے میں ایمان و اعمالِ صالحہ کی اہمیت ظاہر و باہر ہے۔ کوئی شخص بھی حقیقی معنوں میں ایمان لائے اور اعمالِ صالحہ بجالائے بغیر حیاتِ طیبہ کا وارث اور فوزِ عظیم کا مستحق قرار نہیں پا سکتا۔ لیکن ایمان لانے کے بعد صرف اعمالِ صالحہ کا بجالانا ہی کافی نہیں ہے۔ بلکہ ضروری ہے کہ وہ اعمالِ صالحہ ایسے ہوں کہ عند اللہ مقبول ٹھہر سکیں۔ اس کے لئے اول تو اعمالِ صالحہ بجالانے والے مومنوں کا متقی ہونا ضروری ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ صرف متقیوں کے اعمالِ صالحہ ہی قبول کرتا ہے۔ جیسا کہ اس نے خود فرمایا ہے کہ اِنَّمَا يَتَقَبَّلُ اللّٰهُ مِنَ الْمُتَّقِيْنَ (المائدہ آیت ۲۸) دوسرے ضروری ہے کہ وہ اعمالِ صالحہ بجالاتے ہیں اپنی مرضی نہ چلائیں بلکہ خدا، رسول اور اس کے جانشین یعنی امام وقت کی اطاعت کو لازم پکڑیں۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے سورۃ التغابن میں جہاں حیاتِ طیبہ کا وارث بننے اور فوزِ عظیم کا مستحق قرار پانے کے لئے ایمان کے مطابق اعمالِ صالحہ کا بجالانا ضروری قرار دیا۔ وہاں ساتھ ہی مومنوں کو یہ حکم بھی دیا کہ جہاں تک ہو سکے وہ تقویٰ اختیار کرتے اور متقی بننے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھیں اور اطاعت کو بہرحال لازم پکڑیں چنانچہ فرمایا:۔

فَاتَّقُوا اللّٰهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ ؕ وَمَنْ يُّوْقَ شُحَّ نَفْسِهٖ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ (التغابن آیت ۱۷)

ترجمہ:۔ پس جہاں تک ہو سکے اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اس کی بات سنو اور اطاعت کرو اور اپنے مال اس کی راہ میں خرچ کرتے رہو۔ یہ تمہاری جانوں کے لئے بہتر ہوگا۔ اور جو لوگ اپنے دل کے بخل سے بچالئے جاتے ہیں وہ کامیاب ہوتے ہیں۔

اس آیت میں اعمالِ صالحہ بجالانے کے تعلق میں تین باتوں کا حکم دیا گیا ہے۔ ایک تقویٰ اختیار کرنے میں کوئی کسر اٹھا نہ رکھنے کا، دوسرے امامِ وقت کے ذریعہ خدائی حکم سننے اور اطاعت بجالانے کا اور تیسرے خدا اور اس کے دین کی راہ میں اپنے اموال خرچ کرنے کا۔ ان میں سے تقویٰ کی اہمیت ہم واضح کر چکے ہیں۔ اور وہ یہی ہے کہ تقویٰ اختیار کئے بغیر اعمالِ صالحہ عند اللہ مقبول نہیں ہوتے۔ جہاں تک امامِ وقت کی وساطت سے خدائی احکام سننے اور ان کی اطاعت بجالانے کا تعلق ہے۔ یہ اس لئے ضروری ہے کہ اعمالِ صالحہ کہتے ہی مناسب حال اعمال کو ہیں۔ یوں تو سارے ہی نیک اعمال کا بجا لانا ضروری ہے کسی ایک نیک عمل کو بھی استطاعت کے باوجود جان بوجھ کر ترک کرنا مواخذہ کے قابل بنا دیتا ہے۔ لیکن بعض خاص اوقات یا حالات میں بعض مخصوص اعمال پر نسبتاً زیادہ زور دینا ضروری ہوتا ہے۔ کسی خاص وقت میں کس نیک عمل پر زیادہ زور دینا ضروری ہے۔ اس کا فیصلہ انفرادی طور پر ہر شخص نہیں کر سکتا۔ یہ فیصلہ کرنا امامِ وقت کا کام ہے۔ اس لئے اعمالِ صالحہ کی بجا آوری میں اس کی اطاعت لازمی ہے۔ اطاعت کو لازمی پکڑے بغیر اپنی مرضی اور صوابدید سے جو اعمال بجالائے جاتے ہیں وہ حبط ہو جاتے ہیں اور عند اللہ مقبول نہیں قرار پاتے۔ اسی لئے فرمایا۔ وَاسْمَعُوْا وَاَطِيْعُوْا۔

نیک اعمال میں سے انفاق فی سبیل اللہ کا خاص طور پر علیحدہ اس لئے ذکر کیا کہ یہ نیک عمل ایسا ہے کہ بسا اوقات انسان اپنے نفس کے بخل کی وجہ سے اس میں لاپرواہی برتنے لگتا ہے۔ بہت سے لوگ ایسے ہوتے ہیں کہ جو نماز، روزہ اور دیگر نیک اعمال بجالانے میں تو مستعد ہوتے ہیں۔ لیکن مال کی محبت میں گرفتار ہونے کے باعث وہ اس سے جان بوجھ کر غفلت برت رہے ہوتے ہیں۔ اسی لئے حکم دیا وَاَنْفِقُوْا خَيْرًا لِّاَنْفُسِكُمْ تاہم جس طرح دیگر نیک اعمال مستعدی سے بجالانا اور انفاق فی سبیل اللہ سے جی چرانا معصیت ہے۔ اسی طرح محض انفاق فی سبیل اللہ کو کافی سمجھتے ہوئے دیگر اعمالِ صالحہ کی بجا آوری میں سستی دکھانا بھی قابلِ مواخذہ ہے۔

الغرض فوزِ عظیم کا مستحق قرار پانے کے لئے محض اعمالِ صالحہ کا بجالانا ہی کافی نہیں ہے بلکہ ان کا قبولیت کے معیار پر پورا اترنا ضروری ہے۔ اور وہ معیار یہ ہے کہ اول تقویٰ میں کمال حاصل کرنے کی کوشش کی جائے۔ دوسرے اعمالِ صالحہ کی بجا آوری میں امامِ وقت کی اطاعت کو لازم پکڑا جائے۔ تیسرے نفس کے بخل سے بہ طور بچا جائے یہ تین احتیاطیں اختیار کئے بغیر اعمالِ صالحہ کو قبولیت کے درجہ تک پہنچانا ممکن نہیں ہوتا۔

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ

- اخبار الفضل -

خود خرید کر پڑھے۔ (منیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"عورت کا بہترین محافظ" — پردہ

(مکرمہ سیدہ سائرہ انجم صاحبہ بنت سید غلام محمد شاہ صاحب - فیصل آباد)

اسلام نے مرد اور عورت کے ذمہ جو فرائض و وظائف مقرر کئے ہیں ان پر عمل پیرا ہونے سے ہی ایک عورت یا مرد حقیقی معنوں میں مسلمان کہلانے کا حق دار ہے۔ اسلام نے جو ضابطے، قوانین اور اصول وضع کئے ہیں ان کو اختیار کرنے سے ہی انسان ہر قسم کی ٹھوکر اور حوادثِ زمانہ سے بچ سکتا ہے ورنہ نتیجہ اس کے برعکس ہے۔ مذہب سے لاتعلقی اور خدا تعالیٰ کے احکام کی خلاف ورزی کا نتیجہ ذلت و خواری کے سوا کچھ نہیں۔ اگر انسان خدا تعالیٰ کے احکام میں مخفی حکمت کو سمجھنے لگے تو اس پر واضح ہو جائے کہ خدائے بزرگ و برتر نے اپنے بندوں کو صرف اس بات سے منع فرمایا ہے جو ان کے لئے انتہائی ضرر رساں ہے اور صرف اس بات کا حکم دیا ہے جو ان کے لئے باعثِ خیر و برکت تھی۔ اب پردہ کو ہی لیجئے۔ اسلام نے عورت کے لئے پردہ لازم قرار دیا ہے۔ پردہ کے فوائد اس قدر زیادہ ہیں کہ انہیں قلمبند کرنے کے لئے ایک ضخیم کتاب کی ضرورت محسوس ہوتی ہے۔ پردہ تقویٰ اور اسلام کا شعار اور شرم و حیا کی علامت ہے۔ اسلام کی نظر میں اس قسم کی عورت مسلمان اور پرہیزگار کہلانے کی مستحق نہیں جو پردہ کی پابند نہیں کیونکہ پردہ طہارت کا سبب اور سلامتی کا وسیلہ ہے۔ ارشادِ ربی ہے:

يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ وَبَنَاتِكَ وَنِسَاءِ الْمُؤْمِنِينَ يُدْنِينَ عَلَيْهِنَّ مِنْ جَلَابِيبِهِنَّ ذَٰلِكَ أَدْنَىٰ أَنْ يُعْرَفْنَ فَلَا يُؤْذَيْنَ وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا رَحِيمًا

(احزاب آیت ۶۰)

اے پیغمبر اپنی بیویوں اور بیٹیوں اور مومنوں کی بیویوں سے کہہ دو کہ (باہر نکلا کریں تو) اپنے (مونہوں) پر چادر لٹکا (کر گھونگھٹ نکال) لیا کریں۔ یہ امر ان کے لئے موجبِ شناخت (و امتیاز) ہوگا تو کوئی ان کو ایذاء نہ دے گا اور خدا بخشنے والا مہربان ہے۔

اس آیت میں خدا تعالیٰ نے مسلمان خواتین کو پردہ کرنے کی تلقین فرمائی ہے اور تاکید کی ہے کہ جب وہ باہر نکلا کریں تو اپنے آپ کو جلباب یعنی بڑی چادر سے چھپا لیا کریں تاکہ چشمِ بد اُن کی طرف نہ اٹھے اور انہیں تکلیف نہ پہنچائی جائے۔ گویا پردہ عورت کا مضبوط ہتھیار ہے جس کی بدولت وہ اپنے آپ کو شریر اور بے باک نگاہوں سے بچا سکتی ہے اور اپنے تقدس و وقار کی حفاظت کر سکتی ہے مگر کتنا اذیت ناک پہلو ہے کہ آج وہی عورت جس کے لئے پردہ کی آیات نازل ہوئی تھیں پردہ کی حدود سے نکل کر ننگے منہ اور سر گلیوں اور بازاروں میں گھومتی پھرتی اور خدا تعالیٰ کے احکام کی نافرمانی کرتی ہے۔

اکثر عورتیں تو پردہ کے بارے میں یہاں تک کہتی ہیں کہ پورے جسم کا پردہ کرنا ضروری نہیں۔ بس آنکھ میں حیا ہونا چاہئے اور یہ کہ بے پردگی بڑے گناہوں میں نہیں بلکہ صغائر یعنی چھوٹے گناہوں میں شامل ہے وغیرہ۔

میں اپنی ان غافل بہنوں سے عرض کرنا چاہتی ہوں کہ امہات المومنینؓ اور صحابیاتؓ کی آنکھوں میں جتنی حیا اور پاکیزگی تھی اتنی حیا بھلا کسی عام عورت کی آنکھوں میں کہاں ہو سکتی ہے اور جتنا اُن مقدس ہستیوں کے قلوب ایمان، تقویٰ اور نیکی کے انوار سے معمور تھے اتنا کسی اَور عورت کے دل میں کیا ایمان ہوگا لیکن قابلِ غور بات ہے کہ خدا تعالیٰ نے ان کو پردہ کرنے کی تلقین کیوں کی اور رسولِ مقبولؐ نے انہیں بے پردہ پھرنے سے کیوں منع فرمایا؟ صرف اس لئے کہ عورت چھپے رہنے کی چیز ہے۔ جب وہ باہر آتی ہے تو شیطان اس کی تاک میں لگ جاتا ہے۔ عورت کی آنکھوں میں کتنا ہی حجاب کیوں نہ ہو مگر شیطان طینت اُسے کبھی پاکیزہ نظروں سے نہیں دیکھیں گے اور اس پر نگاہ پڑتے ہی ان کے قلوب بُرائی پر آمادہ ہو جائیں گے۔

ایک شریف اور عفت مآب عورت قطعاً برداشت نہیں کر سکتی کہ اس کے مقدس اور پاکیزہ حُسن کو کوئی غلط نظر سے دیکھے اور یہ بات بھی خوب ذہن نشین ہو کہ ہر دل فاسد نیّت سے پاک نہیں ہوتا۔ ہر نظر حیا سے معمور نہیں ہوتی۔ نیکی اور بدی ساتھ ساتھ ہیں۔ جہاں نیکی کے گُل ہیں وہاں بدی کے کانٹے بھی ہیں اور عورت کو گھر کی چار دیواری سے باہر قدم رکھتے ہی دونوں سے واسطہ پڑتا ہے تو پھر ایسی حالت میں عورت کے لئے اس کے سوا کوئی چارہ کار نہیں کہ وہ اپنا محاسبہ کرے اور خدائی احکام کے مطابق پردے کے حصار میں رہے۔ اسی میں اس کی بھلائی ہے۔ یاد رہے برائی کرنے سے زیادہ بُرائی کی ترغیب دینا گناہ ہے۔

اب رہا یہ سوال کہ بے پردگی گناہِ کبیرہ ہے یا صغیرہ۔ خدا تعالیٰ کے حکم کی توہین کرنے والی اور غفلت کے اندھیرے میں بھٹکی عورت کو معلوم ہونا چاہیئے کہ ہر وہ کام جس سے خدائے ذوالجلال نے قرآن مجید میں منع فرمایا ہے اس کو جھٹلانا گناہِ کبیرہ ہے اور خدا تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود سے تجاوز کرنا اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنتا ہے چنانچہ خدا تعالیٰ نے صاف واضح الفاظ میں ارشاد فرمایا ہے:-

وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ وَيَتَعَدَّ حُدُودَهُ يُدْخِلْهُ نَارًا خَالِدًا فِيهَا وَلَهُ عَذَابٌ مُهِينٌ ۝

اور جو شخص اللہ اور اس کے رسولؐ کی نافرمانی کرے اور اس کی (مقرر کردہ) حدود سے آگے نکل جائے اسے وہ آگ میں داخل کرے گا جس میں وہ ایک لمبے عرصہ تک رہتا چلا جائے گا اور اس کے لئے رُسوا کرنے والا عذاب (مقرر) ہے۔

اس آیتِ کریمہ میں خدا تعالیٰ نے واضح الفاظ میں فرما دیا ہے کہ جو کوئی بھی اس کی مقرر کردہ حد بندیوں سے تجاوز کرے گا اس کا ٹھکانہ دوزخ ہے اور ذلّت و رُسوائی اس کا مقدّر ہے۔

تاریخ گواہ ہے کہ ہمیشہ وہی قوم زوال پذیر ہوئی جو قوانینِ قدرت سے منحرف ہوئی اور حجاب کی حدود سے نکل کر دنیا کی رنگینیوں میں کھو گئی۔ آزادی اور عُریانی کے سب سے بڑے مرکز "یورپ" کے علماء اور مصنّفین پردہ کی پابندی کو تعریفی نگاہوں سے دیکھتے ہیں اور اس بات کو تسلیم کرتے ہیں کہ ماضی میں وہی قوم زوال پذیر ہوئی جس کی عورتیں بے پردگی اور عریانی کی طرف مائل تھیں۔ رومن حکومت کی مثال ہمارے سامنے ہے — رومن حکومت کی بنیاد شہر روما میں چھ صدی قبل مسیحؑ پڑی۔ ابتداء میں یہ حکومت ایک چھوٹی، مفلس اور بے حقیقت تھی مگر رفتہ رفتہ ترقی کی منازل طے کر کے تمدّن و تہذیب سے اعلیٰ درجہ تک پہنچ گئی۔ اس حکومت میں بھی عورتیں پردہ کی قید میں رکھی جاتی تھیں۔ چنانچہ انیسویں صدی کی انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے:

"رُومی عورتیں بھی اسی طرح کام کاج کو پسند کرتی تھیں جس طرح مرد پسند کرتے ہیں اور وہ اپنے گھروں میں کام کرتی رہتی تھیں۔ اُن کے شوہر اور باپ بھائی صرف میدانِ جنگ میں سرفروشی کرتے رہتے تھے۔ خانہ داری کے کاموں سے فراغت پانے کے بعد عورتوں کے اہم کام یہ تھے کہ وہ سُوت کاتیں اور ان کو صاف کر کے ان کے کپڑے بنائیں۔ رومی عورتیں نہایت سخت پردہ کیا کرتی تھیں۔ یہاں تک کہ ان میں جو عورت دایہ گیری کا کام کرتی تھی وہ بھی اپنے گھر سے نکلتے وقت بھاری نقاب سے چہرہ چھپا لیتی اور اس کے اوپر ایک سوتی چادر اوڑھتی جو ایڑی تک لٹکتی رہتی۔ پھر اس چادر پر بھی ایک عباء اَور اوڑھی جاتی جس کے سبب سے اس کی شکل کا نظر آنا تو کیا جسم کی بناوٹ کا بھی پتہ لگنا مشکل ہوتا تھا۔"

جس زمانے میں رومی عورتیں پردہ کی پابند تھیں اور وہ چراغِ خانہ سے شمعِ محفل نہ بنی تھیں اس وقت اس قوم نے ہر فن اور جملہ کمالات میں بے نظیر ترقیاں کیں، عمارت سازی، بُت تراشی، فتوحاتِ ملکی، سلطنت و حکمت، عزّت و عظمت اور علم و ہُنر میں ساری دنیا کی قومیں اس کے مقابل ہیچ ہو گئیں لیکن جونہی وہ پردہ کے حصار کو چاک کر کے گھر کی چار دیواری سے باہر آئیں وہاں عیش پرستی اور بے حیائی کا پرچار ہونے لگا اور اس عظیم سلطنت کی اینٹ سے اینٹ بج گئی۔

برصغیر پاک و ہند میں مسلمان بادشاہوں کی حکومت نیست و نابود کیوں ہوئی تھی؟ اسی لئے کہ مسلمان خدائے بزرگ و برتر کو بُھلا کر دنیا کی سحر انگیزیوں میں گم ہو چکے تھے مسجد کے مینار سے گونجنے والی اللہ اکبر کی آواز طبلوں کی تھاپ میں دب کر رہ گئی تھی۔ مردوں کے ہاتھوں نے شمشیر چھوڑ کر رُباب تھام لئے اور خدا کی راہ میں سرفروشی کرنے والے جوان عورت کی خاطر فتنہ و فساد کھڑا کرتے۔ قتل و غارت گری کا بازار گرم رکھنے لگے تھے اور پھر اس حکومت کا جو حال ہوا وہ سب جانتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اسی لئے خدا تعالیٰ نے قرآن مجید میں بار بار ہدایت کی ہے کہ گزشتہ قوموں کی تاریخ پر غائر نظر ڈال کر اس بات کا مطالعہ کرو کہ ان کی تباہی و بربادی کے اسباب کیا تھے اور پھر ان امور سے بچنے کی کوشش کرو تاکہ ان قوموں کی طرح تم پر بھی آفت اور زوال نہ آجائے۔ نیکی اور شرافت کا فقدان اور کثرتِ بے پردگی دخولِ جہنم کا سبب ہے۔ ارشادِ نبویؐ ہے:۔

ما ترکتُ بعدی اضرّ
علی الرجال من النساء

میرے بعد مردوں کے لئے عورتوں سے زیادہ ضرر رساں فتنہ کوئی نہ ہوگا۔

یورپ کے ایک بڑے عالم "نوٹس پیرل" نے بھی کسی قوم کی اخلاقی پستی اور اس کے تباہ ہونے کا ذمہ دار عورت کے وجود کو ٹھہرایا ہے۔ چنانچہ وہ "ریویو آف ریویوز" جلد ۱۱ میں پولیٹیکل فساد کے عنوان سے لکھتا ہے:

سیاسی امور اور پولیٹیکل اصول میں خرابی پڑنے کی مثالیں ہر ایک زمانے میں یکساں پائی گئی ہیں اور جو بات سخت حیرت میں ڈال دینے والی ہے وہ یہ ہے کہ اگلے زمانہ میں اس فساد کی علامتیں جو پائی گئی تھیں وہ آج کل بجنسہٖ نظر آرہی ہیں یعنی یہ کہ اعلیٰ درجہ کے اخلاق کی بنیادیں منہدم کرنے میں سب سے زبردست کارکن عورت ہی ہے"۔

لیکن مرد صرف عورت کو ہی کسی قوم کی تباہی کا ذمہ دار ٹھہرا کر بری الذمہ نہیں ہو سکتا کیونکہ عورت کو پردے میں رکھنے یا باہر لانے کا ذمہ دار مرد ہے۔ مرد عورت کو جیسا روپ دینا چاہے دے سکتا ہے۔ آنحضرتؐ کی دوربین نگاہیں بہت پہلے سے ہی اس آنے والے فتنہ کو دیکھ چکی تھیں۔ اسی لئے آپؐ نے بار بار انسان کو اس فتنہ سے بچنے کی نصیحت کی۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:۔

ان الدّنیا حلوۃ خضرۃ
وانّ اللہ مستخلفکم فیھا
فناظر کیف تعملون فاتقوا
الدنیا و اتقوا النساء فانّ
اوّل فتنۃ بنی اسرائیل
کانت فی النساء"

ترجمہ:۔ دنیا شیریں اور سرسبز و شاداب ہے اللہ اس میں تمہیں یکے بعد دیگرے بھیجنے والا ہے اور وہ دیکھنا چاہتا ہے کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔ دنیا سے بچ جاؤ۔ عورتوں سے بچ جاؤ کیونکہ بنی اسرائیل میں بھی رونما ہونے والا پہلا فتنہ عورتوں ہی کا تھا۔

حجاب عورت کی فطری شرم و حیا کا تقاضا ہے۔ حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ صحابہ کرامؓ بارگاہِ رسالتؐ میں حاضر تھے۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا:

عورت کی بہترین صفت کیا ہے؟

کسی سے اس سوال کا جواب بن نہ پڑا۔ حضرت علیؓ جب اپنے گھر گئے تو حضرت فاطمہؓ سے پوچھا

عورت کی بہترین صفت کیا ہے؟

آپؓ نے فرمایا

"نہ وہ کسی غیر مرد کو دیکھے اور نہ کوئی غیر مرد اسے دیکھے"۔

حضرت علیؓ رسولِ مقبولؐ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت فاطمہؓ کا قول دہرایا تو رسولِ پاکؐ نے فرمایا:۔

"فاطمہ میرا جگر پارہ ہے۔ اس کی رائے میری رائے ہے"۔

رسولِ کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے حیا کو نصف ایمان کہا ہے کیونکہ باحیا انسان ہر قسم کی برائی سے اجتناب کرتا ہے۔ اسی لئے ایک مرتبہ آنحضرتؐ نے فرمایا:۔

"بلاشبہ حیا اور ایمان ایک ساتھ ہوتے ہیں۔ جب ایک رخصت ہوتا ہے تو دوسرا بھی چل دیتا ہے"

حضرت عائشہ صدیقہؓ رسولِ مقبولؐ کی محبوب بیوی تھیں۔ آپؓ ایمان، تقویٰ، نیکی اور پاکیزگی کا پیکر تھیں۔ رسولِ پاکؐ کی رفاقت میسر ہونے کی بناء پر آپؓ کے افعال و اعمال میں رسولِ پاکؐ کے افعال کی بہت جھلک ملتی تھی۔ اسی لئے آپ پوری دنیا کی مسلمان عورتوں کی سردار اور نصف دین کی مالک ہیں۔ آپؓ پردہ کی سخت پابند تھیں۔

اسحاق تابعی نابینا تھے۔ وہ جب بھی کبھی حضرت عائشہؓ کی خدمت میں حاضر ہوتے آپ ان سے پردہ کر لیا کرتیں۔ ایک مرتبہ انہوں نے کہا "امّ المومنین آپ مجھ سے پردہ کرتی ہیں حالانکہ میں آپ کو دیکھ نہیں سکتا"۔ حضرت عائشہؓ نے فرمایا "تم مجھے نہیں دیکھتے مگر میں تو تمہیں دیکھ سکتی ہوں"۔

اسی طرح حج کے دنوں میں طواف کی حالت میں بھی حضرت عائشہؓ کے چہرے پر نقاب پڑی رہتی تھی۔ ایک مرتبہ حج کے دنوں میں چند عورتوں نے عرض کیا۔ امّ المومنین چلئے حجرِ اسود کو بوسہ دے لیں۔ آپؓ نے فرمایا

"تم جا سکتی ہو۔ میں مردوں میں نہیں جاؤں گی"۔

اگر آج مغرب کے رنگ میں رنگی بے پردہ عورت اپنی بزرگ خواتین کی سیرتِ طیبہ پر نظر ڈالے تو اسے بخوبی علم ہو جائے کہ ہماری بزرگ خواتین پردے کی کس قدر پابند اور خدا کی فرمانبردار تھیں مگر آج پردہ تو کیا بناؤ سنگھار کر کے غیر مرد کے سامنے جاتے ہوئے بھی حجاب محسوس نہیں کرتی۔ کتنی تکلیف دہ بات ہے کہ جس مسلمان عورت کے حیا اور تقدس پر فرشتے بھی سر جھکاتے تھے وہی عورت یورپی عورت کی طرح نیم عریاں لباس زیبِ تن کر کے مخلوط پارٹیوں میں شرکت کرتی ہے اور اپنے اس فعل پر اظہارِ فخر کرتی ہے ان عورتوں کو خود نمائی، بناؤ سنگھار اور ظاہری نمود و نمائش کا اس قدر خبط ہے کہ وہ اپنی خواہش کی تکمیل میں ہزاروں روپیہ ضائع کرتی ہیں اور اپنا شوق پورا کرنے کے لئے قرض لینا پڑے تو قرض لینے میں بھی ہچکچاہٹ محسوس نہیں کرتیں۔

عورتوں کی ظاہری نمود و نمائش اور خود نمائی کی وبا صرف مشرق میں ہی نہیں بلکہ پوری دنیا میں سرطان کی طرح پھیل چکی ہے۔

چنانچہ انسائیکلوپیڈیا کا مصنف بہت کچھ حالات بیان کرنے کے بعد پھر لکھتا ہے کہ۔

"بیشک کچھ ہم میں وہ شخص نہیں ہیں جن کو عورتوں کی زینت پسندی کا روز بروز ہمارے اخلاق پر برا اثر ڈالنا محسوس ہوا ہے بلکہ ہمارے نامور اہلِ قلم اصحاب نے بھی اس موضوع پر خامہ فرسائی میں کمی نہیں کی اور ہمارے بکثرت ناول جو عام پسندیدگی کی نظروں سے دیکھے گئے ہیں۔ اس خرابی کا مؤثر پیرایہ میں ذکر کر چکے ہیں جو عورتوں کے حدِ جنون تک پہنچی ہوئی بناؤ سنگار کی خواہش سے گھرانوں کی بربادی کا سبب بن جاتی ہے۔ اس لئے ہماری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس بیماری سے ہمارا پیچھا کیونکر چھوٹ سکے گا۔ جو ہماری مدنیت کی جڑیں کھودے ڈالتی ہے اور اس کو بہت جلد معدوم و برباد کر دینے کی دھمکی دے رہی ہے یا دوسرے لفظوں میں یوں کہہ دو کہ یہ ایک لاعلاج تنزل ہے"۔

اگر یورپ دولت مند ہونے کے باوجود عورت کی حد سے بڑھی فضول خرچی اور آرائش کو بربادی کا موجب بنا کر اپنی مدنیت کو باعثِ زوال قرار دیتا ہے تو ایشائی ممالک جو پہلے ہی غربت و افلاس کی چکی میں پس رہے ہیں عورتوں کے لئے بناؤ سنگھار کے افراط کا سامان کر کے کس مصیبت میں گرفتار ہوں گے۔ بلاشبہ آرائشِ حسن و جمال عورت کا فطری حق ہے مگر ضرورت سے زیادہ خواہش بناؤ سنگار اور ناجائز طریقوں سے اپنے آپ کو سنوارنا خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا موجب بنتا ہے۔ مثلاً آج کل دستور ہے کہ جس عورت کے ذرا بھی بال کم ہوئے وہ مصنوعی بال لگا لیتی ہے۔ حالانکہ آنحضرتؐ نے مصنوعی بال لگانے والوں اور لگانے والیوں یعنی مرد اور عورت دونوں پر لعنت بھیجی ہے۔ اور نہ عورت کے لئے جائز ہے کہ وہ بن سنور کر غیر مرد کے سامنے جائے۔ عورتوں کا غیر مردوں کے درمیان حسن و جمال کا اظہار اور زیب و زینت کی نمائش سراسر گناہ ہے۔ بلکہ یہ تو وہ شرارہ ہے جسے دیکھ کر انسانی نفوس میں حیوانی شہوت کے مخفی جذبات بھڑک اٹھتے ہیں بالکل ایسے جیسے کھانے دیکھنے اور ان کی خوشبو سونگھنے سے بھوک بیدار ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مومن مردوں اور مومن عورتوں کو ان امور سے منع فرمایا ہے جو خواہشات نفسانی کو بھڑکانے والے ہوں۔ شہوت صرف اس وقت بھڑکتی ہے جب اسے بیدار کرنے کی دعوت دی جائے اور اپنے حسن و جمال کی نمائش کرنے والی عورت شہوت کو بھڑکانے اور مردوں کو گمراہ کرنے کے جرم کی مرتکب ہوتی ہے۔ ظاہر ہے جب ایک بے پردہ عورت بن سنور کر غیر مرد کے سامنے جائے گی تو فی الفور اس مرد کے دل میں اس عورت کے لئے منفی جذبات جاگزیں ہوں گے اور یہی امر ایمان میں خلل ڈالنے کے مترادف ہے۔ اسی لئے رسول پاکؐ نے مومن عورت کو پردہ اور مومن مرد کو نگاہیں نیچی رکھنے کا حکم دیا ہے۔ آپ نے ارشاد فرمایا۔

ثلاث اعین لا تمسّھا
النار عین عفّت عن محارم
اللہ وعین حرست فی
سبیل اللہ وعین بکت
من خشیۃ اللہ

تین آنکھوں کو (جہنم کی) آگ نہ چھوئے گی وہ آنکھ جس نے اللہ تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کی طرف نہ دیکھا۔ وہ آنکھ جس نے راہِ خدا میں حفاظت کی اور وہ آنکھ جو خوفِ خدا کی وجہ سے رو پڑی۔

خدا تعالیٰ کی حرام کردہ چیزوں کی طرف دیکھ لینا بھی گناہ عظیم ہے۔ مثلاً مرد کی آنکھ جب عورت کی طرف اٹھتی ہے تو ضرور (اس) مرد کا دل برائی کی ترغیب دے گا اور وہ (مرد) گناہ کا مرتکب ہوگا۔ اس بارے میں ایک شاعر نے خوب کہا ہے

کل الحوادث مبداھا من النظر
ومعظم النار من مستصغر الشرر
کم نظرۃ فتکت فی قلب صاحبھا
فتک السھام بلا قوس ولا وتر
والمرء ما دام ذا عین یقلبھا
فی اعین العین موقوف علی الخطر
یسرّ مقلتہ ما ضر مھجتہ
لا مرحبا بسرور جاء بالضرر

ترجمہ:۔ تمام حوادث کا آغاز نظر سے ہوتا ہے جیسے کہ معمولی سے شرارے سے آگ کا بہت بڑا الاؤ بھڑک اٹھتا ہے۔ کتنی ہی نظریں ایسی ہیں جو مقابل کے دل میں تیر کی طرح پیوست ہو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جاتی ہیں حالانکہ بظاہر وہاں نہ کوئی کمان ہے اور نہ تیر۔ عورتوں کی طرف دیکھنے سے آنکھیں اگرچہ خوش ہوتی ہیں لیکن روح نقصان اٹھاتی ہے تو اس خوشی کو کیسے خوش آمدید کیا جائے۔ جو اپنے ساتھ غم بھی لاتی ہے

موجودہ زمانہ بڑی سرعت کے ساتھ مادیت کی طرف جا رہا ہے اور روحانیت دن بدن مفقود ہوتی جا رہی ہے اخلاقی پستی کے آثار چاروں طرف سے نمایاں طور پر ظاہر ہو رہے ہیں حیوانیت انسان پر روز بروز غلبہ پا رہی ہے جنگ وجدل اور کشت وخون کے مہیب بادل تمام دنیا پر چھا رہے ہیں یہ سب انسان کی کس غلطی کی پاداش میں ہو رہا ہے۔ یہ سمجھنا ہمارے لئے مشکل امر نہیں۔ ظاہر ہے جب ہر شخص انفرادی حیثیت سے کسی غلط فعل کا ارتکاب شروع کر دے تو پھر دنیا برائی کی آماجگاہ کیوں نہ بنے؟

دنیا کو ہر قسم کی برائی اور نجاست سے پاک کرنے کے لئے ازبس ضروری ہے کہ عورتیں پردہ کی پابندی کریں اور بے جا زیب وزینت کے اظہار سے احتراز کریں اور خدا تعالےٰ کے احکام کی پیروی کریں کیونکہ اسی میں ان کی دینی اور دنیوی فلاح کا راز مضمر ہے۔ خدا تعالےٰ نے عورتوں کو یہاں تک حکم دیا ہے کہ وہ غیر مرد کے ساتھ نرمی سے بات نہ کریں خصوصاً اس وقت جب وہ گھر میں تنہا ہوں اور کوئی غیر مرد دروازے پر دستک دے تو اس حالت میں عورت کو چاہیئے کہ وہ پردے کی اوٹ سے ہی بلند آواز سے بات کرے۔ اس سے ایک تو کسی تیسرے شخص کو ان دونوں کے بارے میں غلط فہمی پیدا نہ ہوگی اور دوسرے مخاطب (مرد) کے دل میں ایک عورت کے لئے منفی جذبات پیدا نہ ہوں گے اور عورت کی اسی میں بھلائی ہے اور وہ کئی طرح کی تکلیفوں سے بچ سکتی ہے۔ ارشاد ربّی ہے۔

"فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ"

(کسی شخص کے ساتھ جو پس پردہ تم سے بولے) تم دبی زبان سے بات مت کرو ورنہ جن لوگوں کے دلوں میں (نفاق) کی بیماری ہے وہ اپنے مطلب کی توقعات رکھنے لگیں گے۔

اسی طرح رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر اس امر سے منع فرمایا جو دوسروں کو برائی کی ترغیب دے۔ مثلاً عورتوں کا خوشبو لگا کر باہر نکلنا۔ ایسے زیورات پہننا جس سے آواز پیدا ہو۔ یا باریک لباس زیب تن کرنا۔ چنانچہ حضرت ام سلمہؓ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت اسماءؓ بنت ابوبکرؓ آنحضرتؐ کے پاس آئیں انہوں نے باریک کپڑے زیب تن کر رکھے تھے۔ آپؐ نے ان کو دیکھا تو رُخِ انور کو دوسری طرف پھیر لیا اور ارشاد فرمایا۔

"اسماء! جب عورت جوان ہو جائے تو اس کے جسم میں سے چہرہ اور ہاتھوں کے سوا کچھ نظر نہیں آنا چاہیئے"

لیکن آجکل عورتیں ایسا لباس پہنے پھرتی ہیں جس سے ان کا سارا جسم نظر آتا ہے۔ حتیٰ کہ یہ عورتیں باریک لباس پہن کر ہی بازاروں میں جاتی ہیں اور برقعہ یا بڑی چادر سے اپنے آپ کو لپیٹنے کی بجائے باریک دوپٹہ رسی کی طرح بٹ کر گلے میں ڈالے پھرتی ہیں حالانکہ ایسا لباس مسلمان عورت کے لئے ممنوع ہے۔

روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضرت عائشہؓ کی بھتیجی باریک دوپٹہ اوڑھ کر آپؓ کے پاس آئی۔ آپؓ نے اس کے باریک دوپٹہ کو دیکھا تو غصہ سے پھاڑ دیا اور فرمایا: کیا تمہیں نہیں معلوم کہ خدا تعالےٰ نے سورۃ النور میں کیا ارشاد فرمایا ہے۔ اس کے بعد آپؓ نے ایک بڑی چادر منگوا کر بھتیجی کو اوڑھنے کے لئے دی۔ احمدی عورتوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی آنکھوں سے غفلت کے پردے اتار دیں اور بے پردگی سے اجتناب برتیں۔ کیونکہ مومن عورتوں کے لئے ضروری ہے کہ ان کی ظاہری صورت سے خیر اور اس کے لباس سے ایمان اور تقویٰ آشکار ہوتا ہو اس کے اقوال واعمال نیکی اور تقویٰ کے مظہر ہوں تاکہ معلوم ہو سکے کہ یہ عورت اللہ تعالیٰ کے ارشادات کے سامنے سر اطاعت خم کرنے والی ہے اس کے علاوہ مومن عورت پر واجب ہے کہ وہ خدا تعالیٰ کے مقرر کردہ فرائض کو احسن طور پر انجام دے اور دوسری عورتوں کو بھی ان فرائض سے آگاہ کرے تا خدا تعالےٰ کے سامنے سرخرو ہو سکے۔

اللہ تعالیٰ ہم عورتوں پر اپنا خاص فضل وکرم کرے اور ہمیں عقل وشعور عطا کرے کہ ہم حسن وقبح میں تمیز کر سکیں اور صراطِ مستقیم کو اپنائیں۔ آمین۔

ہر قسم کا سامانِ سائنس و اجبی نرخوں پر خریدنے کے لیے

الائیڈ سائنٹیفک سٹور

فون ۶۴۵۰۰

گنپت روڈ لاہور کو ہمیشہ یاد رکھیئے!

جاپان میں تبلیغی مہم

• دس ہزار پمفلٹ کی تقسیم • انفرادی ملاقاتیں

مکرم مغفور احمد صاحب مُنیب مبلغ سلسلہ مقیم جاپان سے

اخباروں میں آئے دن مختلف مہموں کی خبریں اور واقعات نظروں سے گذرتے ہیں۔ ان مہموں میں اکثر کا تعلق عسکری مہموں یا کوہ پیماؤں کی مہموں سے ہوتا ہے۔ اس وقت جس مہم کا ذکر کرنا مقصود ہے اس کا گو اس قسم کی مہموں سے کوئی تعلق نہیں لیکن اپنی اہمیت کے اعتبار سے ان ہر دو سے کہیں مشکل اور نتیجہ خیز ہے۔

کوہ پیما خوش ہوتا ہے کہ اس نے ایک بلند و بالا پہاڑ کو سر کر لیا۔ عسکری کمانڈر خوش ہوتا ہے کہ اس نے ایک علاقہ کو زیر کر لیا۔ لیکن اس مہم میں (جس کا ذکر کیا جا رہا ہے) حضرت خاتم الانبیاء و الاصفیا صلی اللہ علیہ وسلم کے ادنیٰ ترین غلام اس خوشی سے پھولے نہیں سماتے کہ انہوں نے لوگوں کے دلوں پر قبضہ کر لیا اور ان کی زندگیوں میں ایک ایک انقلاب بپا کر دیا اور خلوص ومحبت سے بھرے ہوئے دل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں رکھ دیئے۔ اس مہم کا نام تبلیغ کی مہم ہے جس میں ایک مبشر اور مبلغ میدان جہاد میں نکلتا ہے اور پھر رات کی دعاؤں کے تیروں سے اس مہم کو پایۂ تکمیل تک پہنچاتا اور دلوں پر قبضہ کرتا چلا جاتا ہے۔ ایسی ہی ایک تبلیغی مہم جماعت احمدیہ جاپان کے امیر اور مبلغ انچارج مکرم عطاء المجیب صاحب راشد نے بڑے غور وخوض اور مشورہ کے بعد بنائی

جاپان کی جغرافیائی نیز دیگر اہمیتوں کے پیش نظر اس مہم کا میدان (NAGOYA) ناگویا شہر تجویز ہوا۔ گولڈن ویک یعنی ماہ مئی کے پہلے ہفتہ میں یہ پروگرام منانے کا فیصلہ ہوا۔

ناگویا شہر ٹوکیو کے مغرب میں ۳۵۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے اور بلٹ ٹرین (دنیا کی تیز رفتار گاڑی) میں دو گھنٹے کا سفر ہے۔ ناگویا جاپان کی اقتصادیات کا مرکز سمجھا جاتا ہے۔ سترہویں صدی میں جب TOKUGAWA (توکوگاوا) حکومت کے ایک بادشاہ IEYASU نے EDO (جسے اب ٹوکیو کہا جاتا ہے) میں اپنی حکومت قائم کی تو اس نے ناگویا میں ایک خوبصورت قلعہ تعمیر کروایا جو اب اس شہر کا علامتی نشان ہے۔ ناگویا شہر اپنی قدرتی خوبصورتی اور کشادہ سڑکوں نیز صنعت کی وجہ سے مشہور ہے اور اب اس تجویز کے بعد کہ ۱۹۸۸ء کے اولمپک کھیل اس شہر میں ہوں یہ اور بھی تیزی سے ترقی کر رہا ہے۔

مہم سے پہلے

تجویز یہ ہوا کہ اس شہر میں زیادہ سے زیادہ لوگوں میں ایک مختصر سا پمفلٹ تقسیم کیا جائے اور سڑک کے کنارے کھڑے ہو کر پیدل چلنے والے لوگوں تک احمدیت کا پیغام پہنچایا جائے۔ اس موقع پر استعمال کے لئے کپڑے کی پٹیاں (TAPE) بنوائی گئیں سفید کپڑے پر نیلے الفاظ میں ایک طرف جاپانی اور دوسری طرف انگریزی میں جماعت کا نام لکھا گیا اور لکھا تھا کہ یہ سارے جاپان میں اسلام کی تبلیغی مہم ہے۔ یہ پٹیاں ہم سب تقسیم لٹریچر کے دوران پہنتے رہے۔ محترم امیر صاحب نے اطلاع دے دی تھی کہ ۳۔۴۔۵ ہجرت (مئی) کو یہ پروگرام ہوگا۔ ۳ر مئی کو صبح سویرے جلدی روانگی کے پیش نظر مشن ہاؤس ٹوکیو میں قیام کیا گیا۔ نماز فجر کی ادائیگی اور ناشتہ کے بعد محترم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی۔ حضور پُر نور کی خدمت میں دعا کی درخواست کرتے ہوئے لکھا اور اسطرح صبح ۶ بجکر ۱۲ منٹ پر ٹوکیو سٹیشن سے بلٹ ٹرین پر روانگی ہوئی ناگویا اس گاڑی کا پہلا سٹیشن تھا اس طرح ۸ بجکر ۱۳ منٹ پر ناگویا پہنچے۔

بڑے سٹیشن کا تفصیلی جائزہ لیا گیا اور فیصلہ یہ ہوا کہ METETSU ڈیپارٹمنٹ سٹور کے سامنے والی مصروف گذرگاہ پر لٹریچر تقسیم کیا جائے۔ محترم امیر صاحب نے اجتماعی دعا کروائی اور تقسیم لٹریچر کے بارے میں بنیادی ہدایات دیتے ہوئے فرمایا کہ بسم اللہ سبحان اللہ پڑھتے ہوئے اور استغفار کرتے ہوئے مقررہ جگہ پر کھڑے ہوں اس طرح پمفلٹ پیش کیا جائے کہ عنوان پر نظر فوراً پڑے۔ کسی کا راستہ نہ روکیں۔ اگر کوئی انکار کرے یا ناراض بھی ہو تو غصہ نہ کریں۔ چھوٹے بچوں کو نہ دیا جائے۔ گروپ کی صورت میں صرف ایک کو پیش کیا جائے تاکہ سب پڑھ لیں اور لٹریچر کا ضیاع بھی نہ ہو۔ جو جلدی میں ہو اسے بھی پیش نہ کیا جائے۔ نیز فرمایا کہ حکمت اور چستی کے ساتھ تقسیم کرتے جائیں۔ انگریزی لٹریچر بھی لے لیا گیا تھا تاکہ غیر ملکی سیاحوں کو پیش کیا جا سکے اس طرح لٹریچر تقسیم کرنے کا ٹارگٹ دس ہزار پمفلٹ مقرر ہوا جو بظاہر (یہاں کے حالات کے پیش نظر) بہت مشکل نظر آ رہا تھا

دوران مہم

جونہی اس تبلیغی مہم کا آغاز ہوا ہم سب یہ محسوس کر کے حیران رہ گئے کہ ہمارے محدود اندازے غلط ہو گئے۔ اور ہماری توقعات سے بڑھ کر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لوگوں نے دلچسپی کا اظہار کیا ایک دوست کے اندازہ کے مطابق بعض دفعہ ایک منٹ میں ایک آدمی سے ۳۰ پمفلٹ بھی تقسیم ہوئے۔

جاپانی قوم کی یہ خوبی سامنے آئی کہ لکھی ہوئی چیز کی قدر کرتے ہیں اور ہر ایک زیادہ سے زیادہ پڑھنا چاہتا ہے۔ اگر ایک دفعہ کوئی پمفلٹ لے لیں تو دوبارہ نہیں لیتے بلکہ جیب سے پہلے لیا ہوا پمفلٹ نکال کر دکھاتے ہیں اور شکریہ ادا کرتے ہیں۔ دوران تقسیم یہ دیکھ کر بہت مزہ آیا کہ کوئی اس طرف کھڑا پڑھ رہا ہے اور کوئی اس طرف کوئی اپنی جیب میں ڈال رہا ہے اور کوئی تھیلے میں تاکہ گھر جا کر تسلی سے پڑھ سکے۔ سگنل سرخ ہو جاتا تو سبز سگنل کے انتظار میں پوری قطار اسلام کا پیغام پڑھ رہی ہوتی۔ دوران تقسیم ایک بار ایک نوجوان کو پمفلٹ دینا چاہا تو اس نے کہا میں پہلے لے چکا ہوں۔ احمدی دوست نے پوچھا کیا پڑھا بھی ہے؟ اس نے جواب دیا ہاں پڑھا ہے اس میں لکھا ہے کہ حضرت مسیح ناصری (علیہ السلام) کی قبر کشمیر میں ہے۔ اس طرح ایک چھوٹے بچے نے پمفلٹ لینے پر اصرار کیا جب اس سے کہا گیا کہ شاید تم نہ پڑھ سکو تو کہنے لگا وہ دیکھئے میری امی جان جا رہی ہیں میں جا کر انہیں دے دوں گا۔ اور پھر واقعی وہ بچہ بھاگتا ہوا گیا اور پمفلٹ خوشی خوشی اپنی امی جان کو دے دیا۔

اس پمفلٹ میں ایک طرف حضرت اقدس کی خواہش کی تکمیل میں لکھا تھا کہ مختلف ذرائع سے یہ ثابت ہو گیا ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی قبر کشمیر میں ہے مزید معلومات حاصل کرنے کے لئے اس پتہ پر رجوع کریں اور دوسری طرف "پہلے قدم کے طور پر" کے زیر عنوان اسلام کے بنیادی ارکان کا تعارف بیان کیا گیا ہے۔

اس طرح کچھ پمفلٹ ایسے بھی تھے جن کا عنوان تھا

"شراب سے بھی زیادہ مزیدار چیز"

اس جاپانی پمفلٹ میں محترم عطاء المجیب صاحب راشد نے بڑے احسن پیرایہ میں اللہ تعالیٰ کی محبت کا ذکر کیا ہے اور اسے اس رنگ میں لکھا ہے کہ پڑھنے والا شراب سے بھی زیادہ مزیدار چیز کی تلاش میں آخر تک پڑھ جاتا ہے۔ اسی طرح انگریزی میں

What is Islam

اور

What is Ahmadiyya Movement in Islam

غیر ملکیوں میں تقسیم ہوئے۔ اس طرح تقسیم جاری رہی اور ہر دفعہ تقسیم سے پہلے محترم امیر صاحب لمبی اور اجتماعی دعا کرواتے رہے۔ اور ہر بار بطور خاص ہر ایک کو مقررہ جگہ پر کھڑا کرتے اور دعا کرتے ہوئے بانٹنے کے لئے کہتے تا اللہ تعالیٰ سعید روحیں عطا فرمائے

انکار کرنے والے بھی تھے چونکہ وہ پڑھنا نہیں چاہتے تھے۔ وہ لے کر ضائع نہیں کرنا چاہتے تھے۔ پھر بھی یہ پمفلٹ اس تیزی سے تقسیم ہوئے کہ روزانہ کے پروگرام میں تقسیم کا وقت کم کرنا پڑا۔ اس کے باوجود ہمارے ٹارگٹ کے دس ہزار پمفلٹ اللہ تعالیٰ کے فضل سے تین دن کی بجائے دو دن میں ختم ہو گئے۔ احتیاطاً کچھ پمفلٹ

"کیا آپ جانتے ہیں"

کے زیر عنوان جس میں اسلام کا تعارف تھا وہ تقسیم ہو گئے۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی ذٰلِکَ

مہم کے بعد

جب پمفلٹ دینے تو اس کے بعد یہ دیکھ کر بہت لطف آتا کہ ہر کوئی دلچسپی سے اسے پڑھ رہا ہوتا نیز کئی دلچسپ باتیں ہوئیں جس سے جاپانیوں کی اس مہم سے دلچسپی ظاہر ہوتی ہے۔

ایک بوڑھی خاتون (جس کی کمر قدرے جھکی ہوئی تھی) کو جب پمفلٹ پیش کیا گیا تو دیکھ کر کہنے لگی۔ یہ میں پہلے بھی لے چکی ہوں اسے میں نے FUROSIKI (جاپانی گٹھڑی) میں باندھ لیا ہے۔ گھر جا کر پڑھوں گی۔ ایک صاحب کہنے لگے عنوان تو میں نے پڑھ لیا ہے لیکن نظر کمزور ہے باقی گھر جا کر پڑھوں گا۔

اسی طرح دو دوست جنہیں شراب غالباً بہت پسند تھی پمفلٹ لینے کے بعد باتیں کرتے روانہ ہوئے ایک کہنے لگا دیکھا اس میں لکھا ہے کہ لوگ سمجھتے ہیں کہ شراب بہت مزیدار چیز ہے دوسرا کہنے لگا ذرا یہ بھی تو دیکھو اس کے آگے SHIKASHI (لیکن) بھی تو لکھا ہے اور پھر دونوں SHIKASHI کے بعد کے مضمون سے محظوظ ہونے لگے۔

ایک جاپانی MR HITOSHI نے پمفلٹ پڑھنے کے بعد بڑی گرمجوشی سے ہاتھ ملایا اور کہنے لگا اسلام نے شراب نہ پینے کی تحریک کر کے بہت اچھا کام کیا ہے۔ اس نے اپنے متعلق بتایا کہ وہ شراب پینے کی وجہ سے ایک ایسی بیماری میں مبتلا ہے جس کا علاج اب مشکل نظر آتا ہے۔

ایک چالیس سالہ مرد نے کہا مجھے ڈاکٹروں نے بتایا ہے کہ تمہاری بقیہ زندگی بہت مختصر ہے اس پر میں موت کے انتظار میں گھر بیٹھنے کی بجائے سڑک پر نکل آیا ہوں اور جو اچھا کام مجھ سے ہو سکتا ہے میں کرتا ہوں تاکہ بقیہ زندگی سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھا سکوں اس نے ہمارے کام کو سراہا اور نیک جذبات کا اظہار کیا۔ اسی طرح دو جاپانیوں نے چند ین (۱۰ ین) چندہ کے طور پر بھی دیئے۔ جس سے عام جاپانیوں کی اس کام سے دلچسپی کا اندازہ ہوتا ہے۔

ایک اور اہم واقعہ یہ ہوا کہ جب ہم واپسی کے لئے ناگویا سے روانہ ہوئے تو بس میں بیٹھے ہوئے

ایک مسافر MR MIYAZAKI (جس کی سیٹ میرے ساتھ تھی) باتیں کرنے لگے مجھ سے ناگویا آنے کا مقصد پوچھا تبلیغ اسلام کا ذکر ہوا تو اس پر وہ خود ہی کہنے لگے کہ کیا آپ وہی ہیں جو کہتے ہیں کہ حضرت مسیح ناصری (علیہ السلام) کی قبر کشمیر میں ہے میں نے کہا ہاں لیکن تمہیں کیونکر معلوم ہوا۔ کہنے لگا کل میں نے ایک پمفلٹ میں یہ پڑھا تھا۔

اس طرح ایک اور دلچسپ واقعہ محترم امیر صاحب سے بھی پیش آیا۔ ایک انگریز کو انگریزی لٹریچر دیا تو اس نے مزید معلومات کے لئے بات شروع کر دی۔ محترم امیر صاحب نے اسلام اور پھر جماعت احمدیہ کا پوری طرح تعارف کروایا وہ بہت خوش ہوا آخر میں اس نے محترم امیر صاحب سے نام پوچھا۔ آپ نے بتایا کہ میرا نام "راشد" ہے۔ وہ انگریز تو گویا اچھل پڑا اور کہنے لگا کہ کیا تم وہی "راشد" ہو جو اکثر اخباروں میں خط وغیرہ لکھتے رہتے ہو۔ پھر اس نے آپ کے طرز تحریر کی بہت تعریف کی اور خوشی کا اظہار کیا کہ جس راشد کے خطوط میں اخباروں میں پڑھتا تھا آج اسے دیکھ بھی لیا۔

انفرادی ملاقاتیں

یوں تو تقسیم لٹریچر کے دوران کئی لوگوں نے اور کئی گروپوں نے ٹھہر کر ہمارے مقصد کے بارے میں پوچھا لیکن بعض لوگوں سے قدرے تفصیلی گفتگو بھی ہوئی ان لوگوں میں نہ صرف جاپانی بلکہ غیر ملکی احباب بھی شامل تھے۔ ان میں پاکستانی۔ بنگلہ دیشی۔ آئرش اور امریکی خاص طور پر قابل ذکر ہیں۔

اسی طرح مورمون عیسائی فرقہ کے چار پادریوں سے (جن میں دو امریکی تھے اور دو جاپانی) محترم امیر صاحب نے انگریزی اور جاپانی میں حضرت اقدس کے مقام اور اسلام کی حسین تعلیم کے متعلق باتیں کیں اور لٹریچر دیا۔ اسی طرح واپسی سے کچھ پہلے جاپانی طلباء کے ایک گروپ سے بھی بات ہوئی اور لٹریچر دیا

اس طرح ۳۔۴۔۵ مئی کو ناگویا کے چھوٹے بڑوں۔ مردوں اور عورتوں کو اسلام کا پیغام پہنچا کر ہم سب بے حد خوش ہوئے اور زبان پر بے اختیار الحمد للہ الحمد للہ کے الفاظ جاری ہو گئے۔ ہم نے محترم امیر صاحب کو اس کامیابی پر مبارک باد دی۔

اس مہم کے سلسلہ میں محترم شاہد رضوان خان صاحب ابن مکرم محمد ابراہیم صاحب کپورتھلوی مرحوم کی کوششیں اور تعاون خاص طور پر قابل ذکر ہے۔ نہایت محنت لگن اور شوق سے لٹریچر تقسیم کیا اور باوجود جاپانی زبان نہ جاننے کے انگریزی جاننے والے جاپانیوں کو ڈھونڈ لیتے اور انہیں اسلام کے بارہ میں بتاتے۔

فجزاہ اللہ احسن الجزاء

آخر میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری ان حقیر کوششوں کو قبول فرمائے اور ان میں برکت رکھ دے اور اہل جاپان کے دلوں کو بھی جلد اسلام کے نور سے منور کر دے ان کی زبانوں پر

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

جاری ہو اور ان کی گردنیں آنحضرت صلی اللہ علیہ کی غلامی میں ہمیشہ جھکی رہیں۔ آمین

برائے توجہ لجنات اماء اللہ

۱۔ لجنہ مرکزیہ کا سالانہ اجتماع امسال بھی انشاء اللہ تعالیٰ ۲۳۔۲۴۔۲۵ ر اکتوبر کو متوقع ہے۔ لجنات ابھی سے اس میں شمولیت کے لیے تیاری شروع کر دیں جس لجنہ کی طرف سے اجتماع میں شمولیت کے لیے کوئی نمائندہ نہیں آئے گا۔ اس لجنہ کو ہم کالعدم سمجھیں گے۔ وہاں نیا انتخاب کروا کے نئی صدر کی تقرری کروائی جائے گی نیز آنے والیاں مقامی صدر کی تصدیق لے کر آئیں اور دفتر لجنہ مرکزیہ میں نام ضرور درج کروائیں۔

۲۔ اجتماع لجنہ و ناصرات کی ہدایات و پروگرام ہر اس لجنہ کو بھجوا دیئے ہیں جس کے پتے ہمارے پاس رجسٹرڈ ہیں۔ لجنات پروگرام سنبھال کر رکھیں اور اجتماع پر ساتھ لیکر آئیں اگر کسی لجنہ کو ہدایات و پروگرام نہ ملیں تو پندرہ دن کے اندر اندر لکھ کر منگوا لیں۔ اجتماع کے موقع پر کسی لجنہ کو پروگرام نہیں دیا جائے گا۔

(آفس سیکرٹری لجنہ مرکزیہ)

دعائے نعم البدل

میرا نواسہ عزیز داؤد احمد ظفر ابن رانا برکت علی خان صاحب عمر ۸ ماہ بعارضہ بخار بیمار رہ کر ۱۶ ر جولائی کو فوت ہو گیا

اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ والدین کو نعم البدل سے نوازے اور باقی سب متعلقین کو صبر کی توفیق بخشے۔ آمین۔

(غلام رسول کاٹھگڑھی دارالصدر غربی ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ٹینڈر نوٹس

محکمہ بلڈنگ کے منظور شدہ ٹھیکیداران سے سربمہر آئیٹم پرسنٹیج ریٹ کمپوزٹ شیڈول آف ریٹ ۱۹۷۹ء ترمیم شدہ سٹینڈنگ ٹینڈر کمیٹی ٹینڈر کھلنے کی تاریخ تک برائے کام بلڈنگ، بجلی اور واٹر سپلائی سینٹری انسٹالیشن مندرجہ ذیل کاموں کے لئے ٹینڈر مطلوب ہیں جو کہ مندرجہ ذیل تاریخوں کو کھولے جائیں گے۔ ٹینڈر بوقت صبح ۱۱ بجے ٹھیکیداران یا ان کے ایجنٹ کی موجودگی میں کھولے جائیں گے۔ مشروط / مشروط بذریعہ تار / بذریعہ ٹیلیفون یا بغیر زرِ ضمانت ٹینڈر وصول نہیں کئے جائیں گے۔ زرِ ضمانت صرف ڈیپازٹ ریٹ کال کے ذریعے آنی چاہیئے۔ رجسٹرڈ فرم یا کمپنی کی صورت میں مختار نامہ جو کہ عدالتی کاغذ پر مصدقہ ہو ٹینڈر کے ساتھ پیش کرنا ہوگا۔ زیر دستخطی اس کا پورا حق رکھتا ہے کہ کسی ایک یا تمام ٹینڈروں کو بلا وجہ بتائے منسوخ کر دے۔ ٹینڈر فارم مندرجہ ذیل تاریخوں کو ٹھیک ۹ بجے تک وصول کئے جا سکتے ہیں۔ باقی تفصیلات و شرائط زیرِ دستخطی کے دفتر سے دفتری اوقات میں معلوم کی جا سکتی ہیں۔

نمبر شمار	کام کا نام	تخمینہ	زرِ ضمانت	میعاد	ٹینڈر کھلنے کی تاریخ
۱	تعمیر بنیادی مرکز صحت کوٹ سائی سنگھ تحصیل جھنگ بمعہ اندرونی و بیرونی سروسز	۴,۹۰,۰۰۰	۹۸۰۰	۹ ماہ	۱۸-۸-۸۱
۲	تعمیر بنیادی مرکز صحت ملک بدھڑ تحصیل جھنگ بمعہ اندرونی و بیرونی سروسز	۴,۹۰,۰۰۰	۹۸۰۰	۹ ماہ	۱۸-۸-۸۱
۳	تعمیر بنیادی مرکز صحت پکے والا تحصیل جھنگ بمعہ اندرونی و بیرونی سروسز	۴,۹۰,۰۰۰	۹۸۰۰	۹ ماہ	۱۸-۸-۸۱
۴	تعمیر بنیادی مرکز صحت چک نمبر ۱۳۴ تحصیل چنیوٹ بمعہ اندرونی و بیرونی سروسز	۴,۹۰,۰۰۰	۹۸۰۰	۹ ماہ	۱۸-۸-۸۱
۵	تعمیر بنیادی مرکز صحت چک ۲۲۱ تحصیل چنیوٹ بمعہ اندرونی و بیرونی سروسز	۴,۹۰,۰۰۰	۹۸۰۰	۹ ماہ	۱۸-۸-۸۱
۶	تعمیر بنیادی مرکز صحت چک نمبر ۲۲۳ تحصیل چنیوٹ بمعہ اندرونی و بیرونی سروسز	۴,۹۰,۰۰۰	۹۸۰۰	۹ ماہ	۱۸-۸-۸۱
۷	تعمیر بنیادی مرکز صحت چک نمبر ۱۵۷ تحصیل چنیوٹ بمعہ اندرونی و بیرونی سروسز	۴,۹۰,۰۰۰	۹۸۰۰	۹ ماہ	۱۸-۸-۸۱
۸	تعمیر بنیادی مرکز صحت کا والہ تحصیل چنیوٹ بمعہ اندرونی و بیرونی سروسز	۴,۹۰,۰۰۰	۹۸۰۰	۹ ماہ	۱۸-۸-۸۱
۹	تعمیر بنیادی مرکز صحت خاکی تحصیل شورکوٹ بمعہ اندرونی و بیرونی سروسز	۴,۹۰,۰۰۰	۹۸۰۰	۹ ماہ	۱۸-۸-۸۱
۱۰	تعمیر دیہی مرکز صحت مکھیانہ	۱۹۰۰۰۰۰	۳۸۰۰۰	۱۵ ماہ	۲۰-۸-۸۱
۱۱	تعمیر ڈسٹرکٹ اکاؤنٹس آفس جھنگ بمعہ اندرونی و بیرونی سروسز	۲۴۰۰۰۰۰	۴۸۰۰۰	۱۲ ماہ	۲۰-۸-۸۱
	تعمیر ہاؤس ٹائپ گودام ایک لاکھ ٹن کیپیسٹی بمعہ اندرونی بجلی لگانا				
۱	چنیوٹ تحصیل چنیوٹ ۴۰۰۰ ٹن	۲۳۰۰۰۰۰	۴۶۰۰۰	۱۵ ماہ	۲۰-۸-۸۱
۲	گڑھ مہاراجہ تحصیل شورکوٹ ۳۰۰۰ ٹن	۱۷۵۰۰۰۰	۳۵۰۰۰	۱۵ ماہ	۲۰-۸-۸۱
۳	احمد پور سیال تحصیل شورکوٹ ۲۰۰۰ ٹن	۱۱۵۰۰۰۰	۲۳۰۰۰	۱۲ ماہ	۲۰-۸-۸۱
۴	شاہ جیونہ تحصیل جھنگ ۲۰۰۰ ٹن	۱۱۵۰۰۰۰	۲۳۰۰۰	۱۲ ماہ	۲۰-۸-۸۱

المشتہر

ایگزیکٹو انجینئر پراونشل بلڈنگ ڈویژن جھنگ

I.P.L.5547

درخواست ہائے دُعا

۱۔ خاکسار کی ہمشیرہ قدسیہ عارفہ امریکہ میں بیمار ہیں۔ احبابِ جماعت ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں نیز یہ کہ ربِّ کریم انہیں اور ان کے بچوں کو پردیس میں اپنی حفظ و امان میں رکھے۔ (آمین)

(محمد اشرف عارف مربی سلسلہ مقیم ربوہ کے سیالکوٹ)

۲۔ خاکسار کے والدِ محترم شیخ سکندر علی صاحب مختلف امراض کی وجہ سے بیمار چلے آ رہے ہیں اور اس کے ساتھ پیشاب بھی تکلیف سے آتا ہے۔ بینائی بھی بہت کم ہو گئی ہے۔ کئی دفعہ تو مسجد میں جاتے آتے وقت راستہ میں گر گئے تھے۔ احبابِ جماعت کی خدمت میں ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دردمندانہ درخواستِ دعا ہے

۳۔ خاکسار کا چھوٹا بھتیجہ محمد آصف بعمر ۵ سال بارش کے بعد چھت پر سے گر گیا ہے جس سے سر میں چوٹیں آئی ہیں۔ منہ پر بھی کافی سوزش ہے۔ عزیز کی مکمل صحت یابی کے لئے احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواستِ دُعا ہے۔

(عبد الغفور مکان ۶۰۵ بنک سٹریٹ جھنگ بازار جھنگ صدر)

کیا آپ چندہ عام، حصہ آمد، چندہ جلسہ سالانہ ادا فرما چکے ہیں؟

(ناظر بیت المال آمد۔ ربوہ)

اعلان برائے لجنات بابت چندہ جات

لجنہ اماء اللہ کے مالی سال ختم ہونے میں دو ماہ کا قلیل عرصہ باقی ہے۔ مگر افسوس ہے کہ باوجود یاد دہانیوں کے مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے ابھی تک چندہ ممبری لجنہ، ناصرات ممبری۔ اجتماع لجنہ و ناصرات۔ خدمتِ خلق موصول نہیں ہوا۔ براہ کرم یہ لجنات اس طرف توجہ دیں اور اپنے اپنے چندے ماہ ستمبر سے پہلے پہلے بھجوا دیں۔ شکریہ

ضلع ملتان | چک نمبر ۳۶۶ ڈبلیو۔ آر۔ حسن پورہ - دُنیا پور۔ میاں چنوں - چک نمبر ۵ درکھانہ - امین پور - چک نمبر ۳۹۰ ڈبلیو۔ آر۔

ضلع گوجرانوالہ: - تلونڈی کھجور والی۔ گکھڑ منڈی۔ تلونڈی راہوالی - گوندلانوالہ کوٹ لالہ - جامکے چٹھہ - چیانوالی - بھڑی چٹھہ - اروپ - تتلے عالی اودھوالی - کوٹ لہرا - چک پٹھان - مسے چٹھہ - وزیر آباد - سلموکے - قلعہ جے سنگھ - قیام پور ورکاں - نوشہرہ ورکاں - دلاور چیمہ - رسول نگر - فوجیانوالہ - قلعہ صوبہ سنگھیاں - دولوالی - بیریانوالہ - ہیڈ خانکی - منڈیالہ وڑائچ -

(سیکرٹری مال لجنہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فضلِ عمر فاؤنڈیشن ربوہ کا ضروری اعلان برائے سال ۱۳۶۱ ہش / ۱۹۸۲ء

علمی تصانیف پر ساڑھے بارہ ہزار روپے سالانہ کے انعامات

حضرت مصلح موعود نے جلسہ سالانہ ۱۹۴۹ء کے موقع پر احباب جماعت کے سامنے سلسلہ کی کتب کی تصنیف کے بارے میں ایک جامع سکیم رکھی تھی۔ اس سکیم کی ترغیب کے لئے فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ڈھائی ڈھائی ہزار روپے کے پانچ انعامات مقرر کئے گئے ہیں۔ یہ انعامات ان کتب کے لئے مقرر کئے گئے ہیں جو مندرجہ ذیل وسیع عنوانات کی شقوں میں سے کسی ایک شق کے تحت آجائیں:۔

پہلا انعام: بنیادی اسلامی عقائد مثلاً ہستی باری تعالیٰ۔ صفاتِ الٰہیہ۔ ضرورتِ نبوت۔ معیارِ شناختِ نبوت۔ دعا۔ قضا وقدر۔ بعث بعد الموت۔ بہشت و دوزخ۔ معجزات۔ ضرورت شریعت وغیرہ۔

دوسرا انعام: اسلامی عبادات اور اسلامی اخلاق کا کوئی پہلو۔

تیسرا انعام: تاریخ مذہب۔ تاریخ انبیائے سابقہ۔ تاریخ اسلام۔ کسی ملک میں اسلام پھیلنے کی تاریخ۔ تاریخ احمدیت۔ صحابہؓ یا کسی ممتاز مسلمان کی تاریخ و سیرت وغیرہ۔

چوتھا انعام: اسلامی اقتصادیات مثلاً "بنکنگ اور سود"۔ "نظام بیمہ"۔ "لیبر اور متعلقہ مسائل"۔ "تجارتی کمپنیوں کا نظام"۔ "انڈسٹری"۔ "بین الاقوامی تجارت" (ان مضامین پر اسلامی نقطہ نگاہ سے روشنی ڈالنے کے علاوہ۔ رائج الوقت نظام کے ساتھ موازنہ بھی کرنا ہوگا) کسی دنیوی علم کی ترقی کے لئے مسلمانوں کی تحقیق اور اس کی ترقی میں ان کا حصہ۔

پانچواں انعام: کوئی علمی موضوع جو اوپر کی شقوں میں شامل نہ ہو۔

شرائط

(۱) یہ انعام ہر سال دیا جائے گا۔ اس کے لئے سال یکم جنوری سے ۳۱ دسمبر تک شمار ہوگا۔

(۲) مقابلہ میں وہی مسودات کتب شامل کئے جاسکیں گے جو یکم نومبر تک دفتر فضلِ عمر فاؤنڈیشن میں موصول ہو جائیں گے۔ البتہ خاص حالات میں استثنائی طور پر اس کے بعد بھی کوئی مقالہ قبول کیا جاسکے گا۔

(۳) یہ ضروری ہوگا کہ کتاب شائع شدہ نہ ہو بلکہ صرف مسودہ بھجوایا جائے گا۔

(۴) یہ مسودہ بیس ہزار الفاظ سے کم نہ ہو

(الف) مسودہ کی دو مجلد کاپیاں داخل کی جائیں اور اس کی ایک نقل مؤلف اپنے پاس محفوظ رکھیں۔ (ب) مقالہ لکھنے سے پہلے مؤلف اپنے مقالہ کے مضمون کا مجمل ڈھانچہ ارسال کریں تاکہ متعلقہ کمیٹی اس پر غور کرکے اگر ضرورت سمجھے تو مضمون کو بہتر بنانے کے لئے مناسب راہنمائی کرسکے۔ (ج) مقالہ نویس اپنے مقالوں میں حوالہ جات مکمل درج کریں۔ جن میں کتاب کا سنِ طباعت اور مصنف کا نام ضروری طور پر شامل کیا جائے۔ (د) انگریزی خوان طبقہ توجہ کرے۔ جائز ہوگا کہ ایک عربی دان عالم اور ایک انگریزی دان مل کر انگریزی میں مقالہ مرتب کریں جو دونوں کے نام شمار اور شائع ہوسکے گا۔

(۵) پرانی کتب زیر غور نہ آئیں گی۔

(۶) انعام حاصل کرنے کے لئے ایک خاص علمی اور تحقیقی معیار مقرر کیا گیا ہے۔ اس معیار پر اترنے کا فیصلہ اور انعام کے قابل سمجھے جانے کا فیصلہ ایک بورڈ کرے گا جس کا تقرر اس غرض کے لئے صدر محترم فضلِ عمر فاؤنڈیشن کی طرف سے ہوا کرے گا۔ اس بورڈ کا فیصلہ آخری اور قطعی ہوگا۔ اور اس کے خلاف کسی عدالت میں چارہ جوئی نہیں ہوسکے گی۔

(الف) مستحق انعام قرار دیئے جانے والے مقالوں کے مؤلفین کیلئے ضروری ہوگا کہ وہ اپنے مقالوں کی اشاعت سے پہلے مصنفین کی ہدایت کی روشنی میں اپنے مسودوں کی تصحیح کرلیں۔ (ب) نیز مسودہ کی ایک تصحیح شدہ نقل ریکارڈ کے لئے دفتر میں داخل کریں۔

(۷) ضروری نہ ہوگا کہ ہر سال یہ انعام ضرور دیا جائے بلکہ اگر کسی سال کسی شق میں کوئی مضمون بھی معیار پر پورا نہ اترے تو اس سال انعام نہ دیا جائے گا۔

(۸) انعام حاصل کرنے والے مضمون کا کاپی رائٹ مصنف کا ہوگا۔ لیکن انعامی مقالے یا تصنیف کے ۱/۳ حصہ کو بطور اقتباس شائع کرنے کا فضلِ عمر فاؤنڈیشن کو حق ہوگا۔ اور اگر تین سال تک انعامی مقالے یا تصنیف کو مصنف شائع نہ کرے تو کاپی رائٹ فضلِ عمر فاؤنڈیشن کا ہو جائے گا۔ مقالہ نویسندگان اپنے اپنے مقالوں کی کم از کم دو مطبوعہ مجلد کاپیاں فاؤنڈیشن کے دفتر میں بھجوائیں۔

(الف) اگر کسی مقالہ کی طباعت و اشاعت فاؤنڈیشن کے خرچ پر زیر غور ہو۔ اور مصنف کا اصرار ہو کہ اسے مناسب رائیلٹی ادا کی جائے تو فاؤنڈیشن اس پر غور کرسکتا ہے۔ یعنی رائیلٹی دے کر مقالہ چھپوانا خارج از امکان نہیں۔ (ب) اگر مقالہ نویس اپنا مقالہ خود شائع نہ کرسکتا ہو۔ اور مقالہ کی اشاعت فاؤنڈیشن کے نزدیک سلسلہ کے مفاد کے لئے ضروری ہو۔ تو فاؤنڈیشن اس کی اشاعت کا مناسب انتظام کرے گا۔

(۹) مندرجہ بالا پانچوں شقوں کے وسیع عنوانات کے ماتحت کسی عنوان کا قائم کرنا خود مصنف کا کام ہوگا۔ مگر بہتر ہوگا کہ عنوان کے متعلق وہ صدر محترم سے استصواب کرلے۔ انعام یافتہ مقالہ کی طباعت سے قبل اس مقالہ کے عنوان پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔

(۱۰) اس امر کا فیصلہ کہ کوئی مضمون کس شق کے تحت آتا ہے یا یہ کہ کسی شق کے تحت بھی نہیں آتا محترم صدر فضل عمر فاؤنڈیشن کا کام ہوگا اور اس کے بارے میں ان کا فیصلہ قطعی اور آخری ہوگا۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن۔ ربوہ)

جدید فیشن کے مطابق
سونے کے جڑاؤ اور سادے زیورات وغیرہ کے لئے
نیو پاک جیولرز
۱۱۱۔ فیروزپور روڈ نزد گلیکسی سینما اچھرہ لاہور
فون: ۴۱۰۹۷۴ / ۴۱۸۶۴۶ اور رہائش ۔ ۴۱۸۶۴۵
پروپرائیٹر:۔ میاں عظیم قادر اینڈ سنز

ہر قسم کی عمارتی لکڑی کے لئے اپنے معروف ادارہ
گلوب ٹمبر کارپوریشن
۲۶ نیو ٹمبر مارکیٹ راوی روڈ لاہور پر
(گورنمنٹ کنٹریکٹر) تشریف لائیں
فون نمبر ۶۸۱۲۶ / ۵۳۴۲۰ ؛ رہائش ۶۲۹۳۰ ؛ فیکٹری رچنا ٹاؤن - ۷۱۰۳۶۲
احباب لکڑی کو دیمک سے محفوظ رکھنے کے لئے ہم سے رابطہ پیدا کریں!

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴